کتب احادیثِ احکام کا تعارف

مفتی عارف محمود

۳۲۔ الإمـام في معرفة أحاديث الأحكام: یہ ابن دقیق العید تقی الدین ابوالفتح محمد بن علی بن وہب بن مطیع مالکی شافعیؒ (المتوفى: ۷۰۲ھ) کی مایہ ناز تصنیف ہے، اس میں انہوں نے احادیث احکام کو جمع کیا ہے، علامہ ابن تیمیہؒ نے فرمایا: اس جیسی کتاب کوئی نہیں لکھ سکا، نہ میرے دادا ابوالبرکات اور نہ ہی ضیاء مقدسی، اسے انہوں نے "کتاب الإسلام" قرار دیا ہے (۴۸)، علامہ ذہبیؒ نے فرمایا: اگر یہ کتاب پایہ تکمیل تک پہنچتی تو ۱۵ جلدوں میں ہوتی (۴۹)، یہی بات علامہ ابن الملقنؒ نے بھی کی ہے، انہوں نے مزید فرمایا کہ "الإمام" اپنے نام کی طرح مسلمانوں کے لیے امام ہے، اس فن میں اس کی کوئی نظیر نہیں، علامہ ذہبیؒ نے "سیر" میں ہمارے شیخ قطب الدین عبدالکریم بن عبدالنور حلبی شافعیؒ (المتوفى: ۷۳۵ھ) سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے بعض مشائخ سے سنا، وہ علامہ ہمدانی سے اور وہ مصنف سے نقل کرتے ہیں کہ اس کتاب کی تسوید مکمل ہو گئی تھی، کہا جاتا ہے کہ بعض لوگوں نے حسد کی وجہ سے اس کے مسودہ کا کچھ حصہ ضائع کر دیا، اگر اس کی مکمل تبییض ہوتی، یا اس کا مسودہ مکمل موجود ہوتا تو یہ اس فن میں دوسری تمام کتابوں سے مستغنی کر دیتی (۵۰)، اول کتاب سے لے کر " ذكر التغليس بصلاة الفجر " تک چار جلدوں میں دار المحقق ریاض سے ۱۴۲۰ھ میں سعد بن عبداللہ آل حمید کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

۳۳۔ الإلـمام بأحاديث الأحكام: یہ بھی ابن دقیق العیدؒ کی تصنیف ہے اور یہ ان کی کتاب " الإمام في معرفة أحاديث الأحكام" کا اختصار ہے، مقدمہ میں ابن دقیق العیدؒ نے لکھا ہے کہ میں نے یہ طے کیا ہے کہ اس کتاب میں صرف ان راویوں کی روایات لاؤں گا جن کی ائمہ تزکیہ میں سے کسی نے توثیق کی ہو اور وہ حدیث حفاظ محدثین، یا اہل نظر فقہا کے نزدیک صحیح ہو، اس لیے کہ حدیث کی تصحیح اور تضعیف کے بارے میں محدثین وفقہاء دونوں کا اپنا طریقہ کار ہے اور دونوں طبقات کے طریقہ کار میں خیر ہے یعنی دونوں کی تصحیح اور تضعیف معتبر ہے، الإلمام ۱۹۸۶ء میں دار الکتب العلمیۃ

سے بغیر تحقیق کے طبع ہوئی، اس میں احادیث کی تعداد ۱۴۷۳ تھی، ۱۴۸۳ھ میں دارالکتب العلمیۃ ہی سے مولوی محمد سعید کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی، پھر ۱۴۲۳ھ میں دار ابن حزم سے حسین بن اسماعیل جمل کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی، اس طباعت میں احادیث کی تعداد ۱۶۳۲ تک جا پہنچی ہے۔

الإلمام کا علماء نے اختصار بھی کیا اور متعدد شروحات بھی لکھی ہیں: ۱۔ علامہ ذہبی اور حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ ابن دقیق العیدؒ نے خود اس کتاب کی شرح لکھنی شروع کر دی تھی اور ابتدائی کچھ حصہ کی شرح دو بہترین جلدوں میں آئی تھی (۵۱)، علامہ صفدی نے لکھا ہے کہ ان کی شرح مکمل نہیں ہو سکی، اگر مکمل ہو جاتی تو اسلام میں اس کی کوئی نظیر نہ ہوتی اور کتاب ۲۵ جلدوں تک جا پہنچتی (۵۲)، حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ میں نے اپنے ساتھی شیخ جمال الدین بن عبد اللہ البشبیشی الشاھد کی تحریر میں پڑھا کہ ہمیں خبر دی قاضی القضاۃ بدرالدین محمد بن ابوالبقاء نے اپنے والد سے، انہوں نے ابو حیان نحوی سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا: ابن دقیق العیدؒ نے اپنی شرح مکمل کر لی تھی اور وہ ساٹھ یا اس سے زائد جلدوں میں تھی، بعض مالکیہ نے ان کے شافعی ہو جانے پر حقد وحسد کرتے ہوئے ان کی غیر موجودگی میں مدرسہ صالحیہ کے تالاب میں ڈال دیا، شیخ کو مسودہ کے گم ہو جانے پر بہت دکھ ہوا، اسے جب تلاش کیا گیا تو وہ تالاب میں پایا گیا جس کی وجہ سے تالاب کا پانی کالا ہو گیا تھا، کتاب کا موجودہ حصہ بعض طلبہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، حافظ ابن حجرؒ نے اس قصہ سیاق میں فرمایا کہ اس بارے میں بہت مجازفات سے کام لیا گیا ہے (۵۳)، کشف الظنون میں بھی اسی طرح کی بات لکھی گئی ہے (۵۴)۔ شرح الإلمام کا وہ باقی ماندہ حصہ ۱۴۱۸ھ میں دار اطلس سے عبدالعزیز السعید کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں شائع ہو ہے۔ ۲۔ علامہ محمد بن عبدالھادی مقدسی (المتوفی:۷۴۴ھ) نے الإلمام پر حواشی بھی تحریر فرمائے اور المحرر کے نام سے اس کی تلخیص بھی کی ہے (۵۵)، ۳۔ شرح الشیخ محمد بن ناصرالدین محمد الدمشقیؒ (المتوفی:۸۴۲ھ)، ۴۔ علامہ جمال الدین یوسف بن حسن حموی صالحی حنبلیؒ (المتوفی:۸۰۹ھ) نے "الاهتمام مختصر الإلمام" کے نام سے چھ جلدوں میں شرح لکھی ہے (۵۶)، ۵۔ شرح الشیخ شھاب الدین احمد بن علی بن محمد بن فریابیؒ (المتوفی:۷۷۸ھ)، ۶۔ حافظ ابن ناصرالدین دمشقیؒ (المتوفی:۸۴۲ھ) نے "شرح الإمام في أحاديث الأحكام" کے نام سے شرح لکھی ہے (۵۷)، اس کے علاوہ علامہ علاء الدین علیؒ (المتوفی:۷۳۱ھ) اور علامہ قطب الدین عبد الکریم حلبیؒ (المتوفی: ۷۳۵ھ) نے الإلمام کی تلخیص کی ہے۔

٣٤۔ الإعلام في أحاديث الأحكام: یہ علامہ بدرالدین محمد بن ابراہیم بن جماعۃ شافعیؒ (المتوفی:۷۳۳ھ) کی تالیف ہے، یہ صحیح بخاری کا اختصار ہے، المکتب الإسلامی بیروت سے "مختصر صحيح البخاري" کے نام سے طبع ہوئی ہے۔

۳۵۔ الاهتمام بتلخيص كتاب الإلمام: یہ علامہ عبدالکریم بن منیر حلبیؒ (المتوفی:۷۳۳ھ) کی تصنیف ہے،

مقدمہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہمارے شیخ ابوالفتح محمد بن علی بن وہب قشیریؒ کی تصنیف ''الإلمام'' احادیث احکام میں ایک مفید کتاب ہے، میرے دل نے چاہا کہ میں اس کی تلخیص کروں، اس میں سے سند کو حذف کر کے متن اور صحابی کے نام کو باقی رکھوں اور اسی بنیاد پر حدیث کی تخریج کر کے الفاظ متن کو کتب ستہ مشہورہ وغیرہ جہاں وہ الفاظ پائے جاتے ہوں انہیں تحریر کروں اور اس میں مزید احادیث کا اضافہ کروں، اس کتاب میں احادیث کی تعداد ۱۶۰۳ ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے ''الدرر الکامنۃ'' میں اس اختصار کا تذکرہ کیا ہے(۵۸)، الاهتمام حسام ریاض اور حسین جمل کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۹۰ء میں مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ سے طبع ہوئی ہے۔

۳۶۔ المصباح في الأحكام: یہ علامہ شرف الدین ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن عبدالرحیم البازی الحموی الشافعیؒ (المتوفی: ۷۳۸ھ) کی تحریر کردہ کتاب ہے، انہوں نے ''مصابیح السنۃ'' کا اختصار کر کے اسے ابواسحاق شیرازی کی ''التنبیہ'' کے مسائل کی ترتیب پر تحریر کیا ہے(۵۹)، کتاب تاہنوز دار الکتب المصریہ میں مخطوط کی شکل میں ہے۔

۳۷۔ الإحكام لأحاديث الأحكام: یہ صاحب ''الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان'' علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسیؒ (المتوفی: ۷۳۹ھ) کی تصنیف ہے، انہوں نے ابن دقیق العیدؒ کی ''الإلمام'' کا اختصار کیا ہے(۶۰)، کتاب تاہنوز ''المکتبۃ الإخلاصیۃ'' حلب میں مخطوط کی صورت میں ہے۔

۳۸۔ المطلع: یہ علامہ زین الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن محمود بن عبیدان بعلی حنبلیؒ (المتوفی: ۷۴۰ھ) کی تالیف ہے، ایک جلد میں کتب ستہ سے احادیث احکام کو ''المقنع'' کے ابواب کی ترتیب پر جمع کیا ہے(۶۱)، یہ کتاب بھی ابھی تک ''الظاھریۃ'' میں مخطوط کی شکل میں ہے۔

۳۹۔ برکۃ الکلام علی أحادیث الأحکام الواقعۃ في الھدایۃ للزیلعي: یہ علامہ فخر الدین ابومحمد عثمان بن علی بن محمد بارعی زیلعی حنفیؒ (المتوفی: ۷۴۳ھ) کی تصنیف ہے۔(۶۲)

۴۰۔ المحرر في الحديث: یہ حافظ شمس الدین محمد بن احمد بن عبدالھادی بن قدامہ حنبلیؒ (المتوفی: ۷۴۴ھ) کی تالیف ہے، کتاب کے مقدمہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ کتاب ان احادیث احکام پر مشتمل ہے جنہیں میں نے مشہور ائمہ حدیث کی کتب سے منتخب کیا ہے، ان کتب میں مسند احمد، صحیحین، سنن اربعہ، صحیح ابن خزیمہ، ابوحاتم بن حبان کی الأنواع والتقاسیم، حاکم نیشاپوری کی مستدرک اور بیہقی کی سنن کبری وغیرہ شامل ہیں، بعض ائمہ کی طرف سے حدیث کی تصحیح وتضعیف اور رواۃ کی جرح وتعدیل کو ذکر کرنے کے علاوہ اختصار کے ساتھ اپنے زمانہ کے فقہاء کی ترتیب پر مرتب کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ ابن عبدالھادیؒ نے ''الإلمام'' کا یہ بہت عمدہ اختصار کیا ہے(۶۳)، المحرر محمد حسن اسماعیل کی تحقیق کے ساتھ ۱۹۹۷ء میں دار الکتب العلمیۃ بیروت سے طبع ہوئی ہے، اس کے احادیث کی تعداد ۱۳۰۴ ہے، سلیم ھلالی نے "التخريج المحبر الحثيث لأحاديث المحرر في الحديث" کے نام سے اس کے احادیث کی

تخریج کی ہے، یہ تخریج تین جلدوں میں دار ابن حزم سے ۱۴۲۵ھ میں شائع ہوئی ہے۔

۴۱۔ الأحکام الکبری: یہ بھی ابن عبدالھادی مقدسیؒ کی تصنیف ہے، اسے انہوں نے ضیاء مقدسی کی ''لأحکام'' کی ترتیب پر مرتب فرمایا اور اس کا نام ''لأحکام الکبیر'' تجویز کیا (۶۴)، ابن رجب حنبلیؒ نے لکھا ہے کہ ابن عبدالھادیؒ نے اسے ضیاء مقدسی کی لأحکام کی ترتیب پر مرتب کیا اور اس کی سات مجلدات پر کام ہوا ہے (۶۵)، حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ یہ کتاب آٹھ جلدوں میں ہے۔ (۶۶)

۴۲۔ کتاب في أحادیث الأحکام: یہ علامہ بہاء الدین محمد بن علی بن سعید دمشقی شافعیؒ (التوفی: ۷۵۲ھ)، المعروف بابن امام المشہد کی تصنیف ہے، علامہ ذہبیؒ نے فرمایا کہ ابن سعید دمشقیؒ نے احکام کے موضوع پر ایک بڑا مجموعہ تیار کیا ہے (۶۷)، ابن قاضی شہبہؒ اور علامہ سخاویؒ نے ذکر کیا ہے کہ مصنف نے یہ کتاب چار جلدوں میں لکھی ہے۔ (۶۸)

۴۳۔ الأحکام الکبری: اس نام سے یہ حافظ ابوسعید صلاح الدین بن خلیل بن کیلکدی دمشقیؒ (التوفی: ۷۶۱ھ) کی تصنیف ہے۔ (۶۹)

۴۴۔ الدر المنظوم من کلام المصطفی المعصوم: یہ حافظ علاء الدین مغلطائی بن قلیج حنفیؒ (التوفی: ۷۶۲ھ) کی تالیف ہے، حافظ ولی الدین عراقیؒ نے فرمایا کہ اس کتاب میں انہوں نے ائمہ ستہ کی متفق علیہ روایات کو جمع کیا ہے (۷۰)، حافظ ابن حجرؒ نے اس بات کے علاوہ فرمایا کہ ابن قلیج نے ہر باب کے آخر میں ایک فصل ضعیف احادیث کے لیے بھی قائم کی ہے، کتاب محدث العصر شیخ محمد عوامہ حفظہ اللہ ورعاہ کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے، اس میں احادیث کی تعداد ۱۳۶۱ ہے۔

۴۵۔ الإحکام بأحادیث الأحکام الخارجة من بین شفتي النبي علیه الصلاة والسلام: یہ علامہ شمس الدین ابوامامہ محمد بن علی مغربی مصری، المعروف بابن النقاشؒ (التوفی: ۷۶۳ھ) کی تصنیف ہے، مقدمہ میں مصنفؒ نے لکھا ہے کہ انہوں نے اس کتاب میں ان احادیث کو ذکر کیا ہے جن کو عام طور سے شیخ نے ''العمدة'' میں ذکر نہیں کیا ہے، میں نے اس میں العمدة کے ابواب کی ترتیب پر صرف متن حدیث کو کتب عشرہ یعنی امام بخاری کی صحیح و تاریخ کبیر، صحیح مسلم، سنن اربعہ، امام احمد، دارقطنی، سعد بن منصور، مالک بن انس، ابن ابی شیبہ، اثرم، حاکم، ابن حبان، عبداللہ بن احمد اور امام حمیدی وغیرہ کی کتابوں سے بیان کیا ہے۔ یہ کتاب مکتبۃ الخانجی قاہرہ سے ۱۴۰۹ھ میں رفعت فوزی عبدالمطلب کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے، اس کے احادیث کی تعداد ۱۰۳۷ ہے۔

۴۶۔ الانتصار فی أحادیث الأحکام: یہ قاضی جمال الدین ابوالمحاسن یوسف بن محمد بن عبداللہ بن محمود مرداوی، المعروف بابن التقیؒ (التوفی: ۷۶۳ھ) کی تالیف ہے، علامہ ذہبی نے ''المعجم المختص'' میں اور ابن مفلح نے

"المقصد الأرشد" میں لکھا کی ابن التقیؒ نے اس کتاب کو"المقنع" کے ابواب کی ترتیب پر تحریر فرمایا ہے، کتاب تاہنوز مخطوط کی صورت میں ہے،ایک مخطوطہ "كفاية المستنقع لأدلة المقنع" کے نام،دوسرا "مختصر في أحاديث الأحكام" کے نام سے اور تیسرا مخطوطہ "الانتصار في أحاديث الأحكام" کے نام سے ہے۔

٤٧۔ الأحكام الصغير في الحديث: یہ حافظ عماد الدین بن کثیر دمشقیؒ (المتوفی:۷۷۴ھ) کی تصنیف ہے، حافظ ابن کثیرؒ نے خود اس کا تذکرہ "مختصر علوم الحدیث" میں کیا ہے۔(۷۱)

٤٨۔الأحكام الكبير: یہ بھی حافظ ابن کثیرؒ کی تالیف ہے، حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ ابن کثیرؒ نے احکام میں ایک بڑی کتاب تحریر کرنا شروع کیا تھا، لیکن وہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکی (۷۲)، البتہ اسے" کتاب الحج" تک پہنچایا تھا۔(۷۳)

٤٩۔أحكام التنبيه لأبي إسحاق الشيرازي: یہ بھی حافظ ابن کثیرؒ ہی کی تصنیف ہے، ابن قاضی شہبہؒ نے فرمایا کی ابن کثیرؒ نے نوعمری کے زمانہ میں یہ کتاب تحریر فرمائی تو ان کے شیخ علامہ برہان الدینؒ نے اسے ملاحظہ فرما کر پسند فرمایا۔(۷۴)

٥٠۔ مختصر في الأحكام: یہ علامہ برہان الدین ابراہیم بن محمد اخنائیؒ (المتوفی:۷۷۷ھ) کی تصنیف ہے۔(۷۵)

٥١۔الإحكام في الحلال و الحرام: یہ علامہ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن حمدان مقدسی حنبلیؒ (المتوفی:۷۷۷ھ) کی تصنیف ہے، اس میں انہوں نے قاضی کمال الدین مرداوی کی "الانتصار" کا اختصار کیا ہے۔

٥٢۔الأحكام الكبرى: حافظ ابن حجرؒ کے بقول یہ حافظ بیاشی مغربیؒ کی تصنیف ہے۔(۷٦)

٥٣۔ تقريب الأسانيد وترتيب المسانيد: یہ حافظ زین الدین ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین عراقیؒ (المتوفی:۸۰٦ھ) کی تصنیف ہے، کتاب کے مقدمہ میں علامہ عراقیؒ نے لکھا ہے کہ انہوں نے یہ کتاب اپنے صاحبزادے ابوزرعہ احمد کے لیے لکھی؛ تاکہ وہ احادیث کے ایک مجموعہ کو بغیر اسانید کے چند مخصوص تراجم یا صحابی کے نام کے ساتھ یاد کر سکے اور ان احادیث کا متن موطاً یا مسندِ احمد میں سے جس کی طرف نسبت کی گئی ہوگی تو اس سے لیا گیا ہوگا، علامہ سیوطی نے لکھا ہے کہ حافظ عراقی نے اس کتاب میں مسند احمد اور موطاً کے پانچ تراجم مطلقہ اور امام حاکمؒ کے ذکر کردہ تراجم مقیدہ کو ابواب فقہ کی ترتیب پر جمع کیا ہے (۷۷)، حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ بہت سارے ابواب فقہ کو ان مخصوص تراجم کی وجہ سے کتاب کا حصہ نہیں بنا سکے، البتہ بعد میں اس کے نصف حجم کے بقدر میں اس کا اختصار کیا اور اس کے ایک حصہ کی شرح بھی تحریر فرمائی، جسے ان کے صاحبزادے اور ہمارے شیخ حافظ ابوزرعہؒ نے مکمل کیا۔اس شرح کا نام "طرح التثریب" ہے، یہ شرح دار إحیاء التراث العربی سے چار جلدوں میں بغیر تحقیق کے طبع ہوئی، پھر ۱۹۹۵ء میں عبد

القادر محمد علی کی تحقیق کے ساتھ دار الکتب العلمیۃ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔

۵۴۔ **مختصر تقريب الأسانيد:** یہ بھی حافظ زین الدین ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین عراقیؒ ہی کی تالیف ہے، یہ سابق میں مذکوران کی اپنی کتاب کا اختصار ہے۔(۷۸)

۵۵۔ **تحفة المحتاج إلى أدلة المنهاج:** یہ علامہ سراج الدین ابوعلی عمر بن علی بن الملقن انصاری شافعیؒ (المتوفی:۸۰۴ھ) کی تصنیف ہے، ابن الملقنؒ نے اس کتاب کو علامہ نوویؒ کی ''منہاج الطالبین'' کی ترتیب پر تحریر فرمایا ہے، مقدمہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے طے کیا ہے کہ اس کتاب میں صرف صحیح اور حسن درجہ کی احادیث کو ذکر کروں گا، ضعیف حدیث کو ضرورت شدیدہ کے بغیر اور اس کے ضعف پر تنبیہ کیے بغیر ذکر نہیں کروں گا۔ یہ کتاب دار حراء مکہ سے دو جلدوں میں عبداللہ بن سعاف لحیانی کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

۵۶۔ **البلغة في أحاديث الأحكام:** یہ بھی ابن الملقنؒ کی تصنیف ہے، انہوں نے اس کے مقدمہ میں لکھا کہ یہ ان احادیث کا مجموعہ ہے جس پر امام بخاری و مسلم متفق ہیں، المنہاج کے ابواب کی ترتیب پر انہیں میں نے ''تحفۃ المحتاج'' سے منتخب کیا ہے، البتہ کچھ اہم امور کا اضافہ بھی کیا اور بسا اوقات افرادِ صحیحین وغیرہ میں سے کچھ احادیث کو بھی بیان کیا ہے۔ یہ کتاب دار البشائر بیروت سے محی الدین نجیب کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے، مکررات کے ساتھ اس کے احادیث کی تعداد ۵۰۸ ہے اور حذف مکررات کے بعد ۴۷۵ ہے۔

۵۷۔ **خلاصة الإبريز للنبيه طالب أدلة التنبيه:** یہ بھی ابن الملقنؒ ہی کی تصنیف ہے، علامہ سخاوی نے فرمایا کہ یہ عمدہ کتاب ہے، ابن الملقنؒ نے ''تحفۃ المحتاج'' کے بعد اسے تحریر کیا اور اس کتاب میں بھی انہوں نے صرف صحیح اور حسن درجہ کی احادیث کو ذکر کیا، ضعیف حدیث کو اس کے ضعف پر تنبیہ کیے بغیر ذکر نہیں کیا۔(۷۹)

۵۸۔ **الأحكام:** یہ ابوزرعہ احمد بن عبدالرحیم بن حسین عراقیؒ (المتوفی:۸۲۶ھ) کی تصنیف ہے، ابن فہد نے ''لحظ الألحاظ'' میں لکھا کہ یہ کتاب انہوں نے سنن ابی داؤد کی ترتیب پر ایک جلد میں تحریر فرمائی ہے۔(۸۰)

۵۹۔ **بلوغ المرام في أحاديث الأحكام:** یہ حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانیؒ (المتوفی:۸۵۲ھ) کی تصنیف ہے، یہ کتاب بھی ابواب فقہ کی ترتیب پر لکھی گئی ہے، کتاب کے مقدمہ میں حافظ صاحب نے لکھا ہے کہ اس میں انہوں نے احکام شرعیہ کے ادلہ حدیثیہ کو بیان کیا ہے اور ہر حدیث کے بعد مخرج کا بھی ذکر کیا ہے، اس کے علاوہ حدیث کا درجہ بھی بیان کرتے ہیں، بلوغ المرام ۱۲۵۳ھ میں لکھنؤ ہند سے، ۱۳۰۵ھ اور ۱۳۱۲ھ میں لاہور سے اور ۱۳۲۰ھ میں مطبعۃ التمدن الصناعیۃ سے شائع ہوئی اور اس کے بعد طبعات عام ہوئے، ہمارے پیش نظر دار الفلق ریاض کا نسخہ ہے جو سمیر بن امین زہری کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۲۴ھ میں طبعہ سابعہ کے طور پر شائع ہوا ہے۔ بلوغ المرام کی درج ذیل شروحات بھی لکھی گئی ہیں: ۱۔ شرح الشیخ ابراہیم بن ابی القاسم بن ابراہیم جمانؒ (المتوفی:۸۹۷ھ)(۸۱)، ۲۔ شرح الشیخ عبدالرحمٰن بن

محمد الیمنیؒ (التوفی:۱۱۱۹ھ)(۸۲)،۳۔ البدر التمام شرح بلوغ المرام، یہ علامہ حسین بن محمد مغربی یمنیؒ کی شرح ہے(۸۳)،۴۔ سبل السلام الموصلة إلی سبل السلام، یہ علامہ محمد بن اسماعیل امیر صنعانیؒ کی شرح ہے،۵۔ شرح للعلامہ محمد عابد السندیؒ (التوفی: ۱۲۵۷ھ)(۸۵)،۶۔ إفهام الإفهام بشرح بلوغ المرام، یہ شیخ یوسف بن محمد البطاح الأهدلؒ (التوفی:۱۲۴۶ھ) کی شرح ہے(۸۶)،۷۔ مسک الختام اور فتح العلام، یہ دونوں علامہ صدیق حسن خان قنوجیؒ کی شروحات ہیں، اولالذکر فارسی میں اور ثانی الذکر عربی میں ہے،۸۔ توضیح الأفهام، یہ شیخ بسام کی شرح ہے،۹۔ شرح الشیخ عطیہ محمد سالم (التوفی: ۱۴۲۰ھ)،۱۰۔ علامہ صنعانی نے بلوغ المرام کو نظم میں ڈھالنا شروع کیا تھا، مکمل نہیں سکے تھے، ان کے شاگرد حسن بن عبدالقادر کوکبانی نے اسے مکمل کیا۔

۶۰۔ المختصر في أحاديث الأحكام: یہ علامہ یوسف بن عبدالهادی مقدسی حنبلیؒ (التوفی:۹۰۴ھ) المعروف بابن المبرد کی تصنیف ہے اور تا ہنوز مخطوط کی صورت میں ہے۔

۶۱۔ الإعلام بأحاديث الأحكام: یہ علامہ زکریا بن محمد زکریا انصاری خزرجی شافعیؒ (التوفی:۹۲۶ھ) کی تالیف ہے، علامہ انصاری نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ یہ احکام شرعیہ کے ادلہ نبویہ کا مجموعہ ہے، صحیح بخاری و مسلم اور سنن ابو داؤد، ترمذی اور نسائی سے ملخص کر کے اسے مرتب کیا ہے، اس میں صحیح، حسن اور حسن درجہ کے قریب احادیث کے علاوہ ذکر نہیں کروں گا، مصنفؒ نے "فتح العلام" کے نام سے اس کی شرح بھی تحریر فرمائی تھی، کتاب اور شرح دونوں دار الکتب العلمیۃ بیروت سے ۱۴۱۱ھ میں علی محمد معوض اور عادل احمد عبدالموجود کی تحقیق کے ساتھ ایک ہی جلد میں طبع ہوئے ہیں۔

۶۲۔ نظام أخبار أصول الأحكام المميز بين الحلال والحرام و شفاء الأوام: یہ علامہ عبداللہ بن عامر بن علی یمنیؒ (التوفی:۱۰۶۱ھ) کی تصنیف ہے، انہوں نے ابن عبدالهادیؒ کی "الأحکام" اور امیر حسینؒ کی "شفاء الأوام" کو اس میں جمع کیا ہے۔

۶۳۔ عقود جواهر المنيفة في أدلة مذهب أبي حنيفة: یہ علامہ ابوالفیض محمد بن محمد مرتضی حسینی زَبیدی حنفیؒ (التوفی:۱۲۰۵ھ) کی تصنیف ہے، علامہ زَبیدی نے اس کتاب کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ اس یہ کتاب ان احادیث احکام کا مجموعہ ہے جو امام اعظم امام ابوحنیفہ نور اللہ مرقدہ سے ان کی ۱۴ مسانید میں مروی ہیں، جنہیں علامہ محمد بن محمد خوارزمی (التوفی:۶۷۵ھ) نے یکجا کر کے جامع المسانید کا نام دیا ہے اور امام اعظمؒ کے ان مرویات کی ائمہ کتب ستہ یا ان میں سے بعض نے موافقت کی ہے، خواہ یہ موافقت سیاق متن میں لفظ کے اعتبار سے ہو، یا سند و معنی کے اعتبار سے ہو، اگر امام اعظمؒ کی روایت کردہ کوئی حدیث ائمہ ستہ کی روایت کے موافق نہ ہو تو اس پر بحث نہیں کی، کیوں کہ اس کتاب کا مقصود ان ائمہ مشہورین کی موافقت ہے، ان ائمہ کو اللہ نے وہ فضل و شہرت عطا فرمائی ہے کہ فن حدیث سے ناواقف بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی حدیث ان ائمہ کی کتابوں میں نہ پائی جائے تو وہ قابل اعتماد نہیں ہوتی ہے، حالاں کہ یہ

بات بالکل درست نہیں، بلکہ نص صریح کے بھی مخالف ہے، اس کتاب کو مصنفؒ نے کتب فقہ کی ترتیب پر تحریر کیا ہے، ہر باب میں صحاح ستہ سے موافقت رکھنے والی ایک یا دو حدیثوں کو ذکر کرتے ہیں، بسا اوقات کسی راوی جرح و قدح ہو تو اس پر متنبہ کرتے ہیں، اگر حدیث کے طرق کثیرہ ہوں تو پھر اسے ذکر نہیں کرتے؛ کیوں کہ حدیث فی حد ذاتہ ثابت ہوتی ہے، ضعف امام اعظمؒ کے بعد کسی راوی کی وجہ سے آیا ہوتا ہے اور وہ امام اعظمؒ کی روایت کے ثبوت کے منافی نہیں رہتا۔عقود الجواہر مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے وہبی سلیمان غاوجی البانی کی تحقیق کے ساتھ دو اجزاء میں طبع ہوئی ہے۔

٦٤۔ مجموع الحديث على أبواب الفقه: یہ شیخ محمد بن عبدالوہاب تمیمی نجدیؒ (التوفی:۱۲۰۶ھ) کی تصنیف ہے، ابواب فقہ کی ترتیب پر یہ احادیث احکام کا ایک بڑا مجموعہ ہے، سوائے چند کے باقی تمام ابواب فقہ اس میں مذکور ہیں، یہ کتاب ۱۳۹۹ھ میں خلیل بن ابراہیم ملا خاطر اور محمود بن احمد طحان کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

٦٥۔ منارة الأحكام: یہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (التوفی:۱۲۱۶ھ) کی تصنیف ہے۔(۸۷)

٦٦۔ منتهى الإلمام بأحاديث الأحكام: یہ شیخ محمد بن صالح حریوہ ساویؒ (التوفی:۱۲۴۱ھ) کی تالیف ہے، یہ کتاب دو جلدوں میں تاہنوز مخطوط کی صورت میں ہے۔(۸۸)

٦٧۔ فتح الغفار الجامع لأحكام سنة نبينا المختار: یہ علامہ شوکانی کے شاگرد علامہ حسن بن احمد بن یوسف بن محمد بن احمد صنعانی یمنیؒ (التوفی: ۱۲۷۶ھ) کی تصنیف ہے، اس کتاب میں مصنف نے ''المنتقی'' اور'' نیل الأوطار'' کی ترتیب پر احادیث احکام اور ان سے متعلقہ فوائد کو جمع کیا ہے(۸۹)، یہ کتاب ۱۴۲۷ھ میں دار عالم الفوائد سے چار اجزاء میں طبع ہوئی ہے۔

٦٨۔ أنجح المساعي في الجمع بين صفتي السامع والواعي: یہ شیخ ابوالیسر فالح بن محمد ظاہری مدنیؒ (التوفی:۱۲۸۹ھ) کی تصنیف ہے، مقدمہ میں مصنف نے لکھا ہے کہ انہوں نے مسانید سبعہ حجازیہ کی بنیاد پر احادیث احکام کا یہ مجموعہ معنی کی وضاحت کے ساتھ مرتب کیا ہے، یہ کتاب پہلے عبداللہ ہاشم مدنی کی تحقیق کے ساتھ ۱۳۸۹ھ میں طبع ہوئی، پھر دار الشریف سے ۱۴۱۴ھ میں ابراہیم بن عبداللہ حازمی کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

٦٩۔ آثار السنن: یہ علامہ محمد بن علی نیمویؒ (التوفی:۱۳۲۲ھ) کی مشہور و معروف تصنیف ہے، مقدمہ میں علامہ نیمویؒ نے لکھا ہے کہ یہ صحاح، سنن، معاجم اور مسانید سے منتخب روایات کا مجموعہ ہے، طوالت کے خوف سے اسانید کو ذکر نہیں کیا، صحیحین کے علاوہ روایات پر اچھے انداز سے کلام بھی کیا ہے، علامہ نیموی نے اس کتاب پر ''التعلیق الأحسن'' اور ''تعلیق التعلیق'' کے نام سے تعلیقات بھی تحریر فرمائے ہیں، جو آثار السنن کے ساتھ ہی مطبوع ہیں، یہ ابواب طہارت سے لے کر کتاب الصلاۃ کے آخری باب تک ہے(۹۰)، علامہ نیمویؒ نے یہ کتاب حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ کی نگرانی

اوراشراف میں لکھی اور بہترین انداز میں مذہب حنفیہ کی ترجمانی اوردفاع کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔کتاب پہلے مکتبہ امدادیہ وحقانیہ ملتان سے طبع ہوئی،اس کے احادیث کی تعداد ۱۱۱۴ ہے، پھر ۱۴۲۳ھ میں مکتبہ بشری کراچی سے بعض علماء کی تحقیق کے ساتھ طبع ہوئی،اس کے احادیث کی تعداد ۱۱۱۳ ہے۔اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر درس نظامی کے نصاب میں داخل کیا گیا ہے۔

۷۰۔ إحیاء السنن: یہ مجدد الملت حکیم الامت شیخ مشائخنا حضرت مولانا اشرف علی تھانوی (التوفی:۱۳۶۲ھ) قدس سرہ کی تالیف ہے،اس میں انہوں نے امام اعظمؒ کے ادلہ حدیثیہ کو ابواب فقہ کی ترتیب پر جمع فرمایا تھا،لیکن اس کتاب کا مسودہ طباعت سے قبل ہی ضائع ہوگیا تھا۔(۹۱)

۷۱۔ جامع الآثار: یہ بھی حضرت حکیم الامت نوراللہ مرقدہ کی تالیف ہے،اس میں بھی ادلہ حنفیہ کو وجہ استنباط پر مختصر تنبیہ کے ساتھ جمع کیا ہے،''تابع الآثار'' کے نام سے اس پر ایک تعلیق بھی تحریر فرمائی، جس میں احادیث کے ظاہری تعارض کی توجیہات کو بیان فرمایا ہے،اصل اور تعلیق یکجا ۱۳۱۵ھ میں مطبع قاسمی دیو بند سے طبع ہوئے ہیں۔(۹۲)

۷۲۔ إحیاء السنن: یہ علامہ احمد حسن سنبھلیؒ کی تصنیف ہے،اس میں انہوں نے احادیث وآثار کو جمع کیا اور مختصرا اسانید پر بھی گفتگو کی ،اس پر''التوضیح الحسن'' کے نام سے تعلیق لکھ کر مزید وضاحت کی ہے، علامہ ظفر احمد عثمانیؒ نے ''الاستدراک الحسن علی إحیاء السنن'' کے نام سے اس پر استدراک تحریر فرمایا ہے۔

۷۳۔إعلاء السنن: اسے مجدد الملت حکیم الامت شیخ مشائخنا حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے افادات کی روشنی میں علامہ ظفر احمد عثمانیؒ نے مرتب فرمایا ہے،''اسداء المنن'' کے نام سے حضرت تھانویؒ نے اس کی شرح تحریر فرمائی ہے،مقدمہ میں حضرت تھانویؒ نے لکھا کہ یہ امام اعظم امام ابوحنیفہؒ کے بعض فروعی مسائل کے دلائل کا مجموعہ ہے،آج کے زمانہ میں امام اعظمؒ پر طعن کرنے والوں نے اپنی زبان دراز کرلی ہے،ضرورت اس بات کی تھی کہ امام اعظمؒ کا دفاع کیا جائے،میں نے احیاء السنن کے نام سے تمام ابوب فقہیہ پر کام کیا تھا،لیکن اس کا مسودہ ضائع ہوگیا تو کچھ عرصہ بعد جامع الآثار کے نام سے اسے دوبارہ لکھا،لیکن وہ ابواب الصلاۃ تک ہی محدود رہا اور تکمیل کے اسباب میسر نہ آسکے،پھر شیخ احمد حسن سنبھلی کے تعاون سے اسی سابقہ منہج کے مطابق ہدایہ کی ترتیب پر کام شروع کیا،اس کا نام إحیاء السنن رکھا اور کتاب الحج تک اسے خود بالاستیعاب دیکھا اور جہاں مناسب سمجھا تبدیلی کی،لیکن میرے معاون نے میرے علم میں لائے بغیر اس میں دوبارہ ایسی تبدیلیاں کیں جن سے کتاب کا پورا منہج ہی بدل گیا،جس کی وجہ سے اس پر استدراک لکھنا پڑا،اسی وجہ سے کتاب کا نام تبدیل کرکے''إحیاء السنن'' اور تعلیق کا نام''إسداء المنن'' رکھا اور اس کی تالیف کا کام اپنے بھانجے مولوی ظفر احمد عثمانی کو سونپنا پڑا،چناں چہ حصہ اولی میں بعض ناگزیر تبدیلیوں کے اب یہ روایۃ اور درایۃ دونوں اعتبار سے اس موضوع پر کفایت کرنے والی ہے۔کتاب ادارۃ القرآن والعلوم الإسلامیہ کراچی سے طبع ہوئی ہے، ۱۹۹۷ء میں دار

الکتب العلمیۃ بیروت سے ۱۲۱جزاء اور ۱۶جلدوں میں طبع ہوئی، اس طبع کے احادیث کی تعداد ۶۱۲۳ ہے۔

إعلاء السنن کے تین مقدمات لکھے گئے ہیں: ۱۔ إنھاء السکن علی من یطالع إعلاء السنن، یہ علامہ ظفر احمد عثمانی کا تحریر کردہ ہے، اس میں انہوں مذہب فقہائے حنفیہ کے مطابق اصول حدیث کے اہم قواعد کی تشریح فرمائی ہے، یہ بھی ادارۃ القرآن سے إعلاء السنن کے مقدمہ کے طور پر طبع ہوئی، پھر علامہ عبدالفتاح ابوغدہؒ کی تحقیق کے ساتھ "قواعد فی علوم الحدیث" کے نام سے بھی طبع ہوئی ہے، ۲۔ إنھاء السکن، یہ علامہ حبیب احمد کیرانویؒ کی تحریر ہے، یہ إعلاء السنن کا مقدمہ فقہیہ ہے، ۳۔ إنجاء الوطن عن الإزدراء بإمام الزمن، یہ علامہ ظفر احمد عثمانیؒ کی تحریر ہے، اس میں انہوں نے امام اعظمؒ اور حضرات صاحبینؒ کے احوال بیان فرمائے ہیں، یہ ۱۹۸۹ء میں دار الفکر سے "أبوحنیفہ وأصحابہ" کے نام سے طبع ہوئی ہے۔

۷۴۔ اللباب المنتقی الملتقی بین بلوغ المرام والمنتقی: یہ شیخ یحیی بن محمد بن لطف اللہ شاکر یمنیؒ (التوفی: ۱۳۷۰ھ) کی تصنیف ہے۔ (۹۳)

۷۵۔ فیض الغفار في أحادیث المختار: یہ شیخ محمد بن احمد الداہ شنقیطیؒ (التوفی بعد سنۃ: ۱۳۸۹ھ) کی تصنیف ہے، مقدمہ میں مصنف نے لکھا ہے کہ انہوں نے اس کتاب میں ان احادیث احکام کو جمع کیا ہے جن پر ائمہ صحاح خمسہ امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی متفق ہیں، یہ کتاب مصنف ہی کی شرح "فتح الإلہ" کے ساتھ دار الفکر بیروت سے عبداللہ بن محمد صدیق غماری کی تعلیقات کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔

۷۶۔ کتاب الحدیث في الأحکام: یہ ہمارے مخدوم ومحترم مولانا سید زکی احمد حفظہ اللہ ورعاہ (متخرج جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، سابق استاذ جامعہ فاروقیہ کراچی، رئیس جامعۃ الإمام البخاری کراچی) کی تالیف ہے، حضرت مولانا عاشق الٰہی بلندشہری مہاجر مدنی کے زیر اشراف اس کتاب کو انہوں نے فقہ حنفی کی ترتیب پر تحریر کیا ہے اور اس میں دیگر کتب احادیث الأحکام ہی کی طرز پر مسائل فقہ حنفی کے ادلہ حدیثیہ کو بیان کیا ہے، خاص طور سے صحاح ستہ کی احادیث کو ترجیح دی ہے، اس بات کی بھی کوشش کی ہے کہ کوئی حدیث صحیح درجہ سے نیچے کی نہ ہو، البتہ بطور تائید، یا بصورت مجبوری بعض حسن درجہ کی احادیث اور صحیح سند سے ثابت آثار کو بھی بیان کیا ہے، اگر کوئی حدیث صحاح ستہ کے علاوہ کتب حدیث میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہو، یا اس کی تصحیح وتحسین ائمہ حدیث سے منقول ہو تو اسے بھی ذکر کیا ہے، تصحیح وتحسین حدیث کے سلسلہ میں اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ وہ کبار ائمہ حدیث سے مروی ہو، اور وہ ائمہ حنفی المسلک نہ ہوں، بطور تائید یا بطور الزام معروف سلفی عالم ناصر الدین البانی کی تصحیح وتحسین کا حوالہ بھی دیا ہے، ہر مسئلہ کے تحت احادیث سے وجہ استدلال کو بیان کیا ہے، کتاب ابھی زیر تحقیق ہے، کتاب کی تصحیح، ترتیب، تحقیق وتخریج، مراجعت اور مزید اضافہ جات کی خدمت راقم الحروف انجام دے رہا ہے۔

مراجع

(٤٨) الطالع السعيد:،ص: ٥٧٥(٤٩) التذكره: ١٤٨٢/٤(٥٠) البدر المنير: ٢٨٣/١(٥١) سير أعلام النبلاء:١٤٣/١٧، ،الدرر الكامنة: ٣٤٨/٥(٥٢) الوفيات: ١٩٣/٤(٥٣) رفع الإصر،ص: ٣٩٥(٥٤) كشف الظنون: ١٥٨/١(٥٥) ذيل طبقات الحنابلة: ٤٦١/٤(٥٦) شذرات الذهب: ٨٧/٤، وطبقات ابن شهبة: ٦٩/٤(٥٧) هدية العارفين: ٨٤٢/١ (٥٨) ٣٩٨/٢(٥٩)الدرر الكامنة: ٦/ ١٦٨(٦٠) هدية العارفين: ٣٨٢/١(٦١) المعجم المختص،ص:، و المدخل لابن بدران،ص: ٢٤٣(٦٢) هدية العارفين: ٣٤٩/١(٦٣) الدرر الكامنة: ٦٢/٥(٦٤) تنقيح التحقيق:١١٨٢/٢(٦٥) ذيل طبقات الحنابلة: ٣٦٠/٤(٦٦) الدرر الكامنة: ٦٢/٥(٦٧) المعجم المختص،ص: ٢٥٤(٦٨)طبقات ابن شهبة:٦٥/٣، و ذيل دول الإسلام: ٦٤/١(٦٩) فهرس الفهرس: ٤٤٠/٢،٧٩٠(٧٠) ذيل العبر: ٧٣/١(٧١) ص:٢٠٢(٧٢) الدرر الكامنة: ٤٤٥/١(٧٣) البداية و النهاية:١٥٤/٢، و٣٤٠/٤،٣، ٥/و١٦٦/٥(٧٤) طبقات ابن شهبة:٨٥/٣(٧٥) شذرات الذهب: ٢٥٠/٣(٧٦) فتح البارى:٢٢٢/١، فاروق حماده نے "نفذ الإمام الذهبی" کے مقدمہ(ص:٣٠) میں لکھا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اس" بیاشی" سے مراد ابو الحجاج یوسف بن محمد بیاسی ہو، بیاس اندلس کے ایک علاقہ بیاسہ کی طرف نسبت ہے۔(اللباب لابن الأثير،ص:١٣٤)(٧٧) تدريب الراوی:،ص: ٤٨(٧٨) لحظ الألحاظ في الذيل على طبقات الحفاظ،ص:٢٣(٧٩) الضوء اللامع: ١٠٢/٦(٨٠) لحظ الألحاظ في الذيل على طبقات الحفاظ،ص:٢٨٨(٨١) الضوء اللامع:١١٧/١(٨٢) هدية العارفين: ٥٤٨/١(٨٤) البدر الطالع: ٢٣٠/١(٨٥) معارف العوارف،ص:١٥٦(٨٦) مصادر الفكر باليمن،ص:٦٩(٨٧)نصب الراية،ص:٥٠(٨٨) مصادر الفكر باليمن،ص:٦٨(٨٩) مقدمة إعلاء السنن،ص:٦(٩٠) معارف العوارف،ص:١٤٦(٩١) مقدمة إعلاء السنن،ص:٦(٩٣) مقدمة إعلاء السنن،ص:٦(٩٣) مصادر الفكر باليمن،ص:٧٨

☆......☆......☆